مؤرخین خاموش ہیں۔ تاہم آپ کا انتقال ۲۱۹ھ میں مکہ معظمہ ہی میں ہوا ۱۸۔ امام سفیان بن عیینہ (م۱۹۸ھ) اور امام محمد ابن ادریس شافعی (م۲۰۴ھ) سے استفادہ کیا۔ آپ ۲۰ سال تک امام سفیان بن عیینہ کی خدمت میں رہے۔ امام شافعی سے بھی تعلق خاص تھا۔ ان کے دورۂ مصر کے وقت آپ ان کے ہمراہ تھے۔ آپ کے تلامذہ میں امام محمد بن اسمٰعیل البخاری (م۲۵۶ھ) جیسے محدث کبیر کا نام بھی آتا ہے۔ امام بخاری نے اپنی کتاب الجامع الصحیح البخاری میں ۷۵ احادیث ان سے روایت کی ہیں۔ ۱۹۔

امام حمیدی کے فضل و کمال کا علمائے کرام نے اعتراف کیا ہے اور ان کے قوت حافظہ اور عدالت و ثقاہت کی توثیق کی ہے۔ ۲۰۔

مسند حمیدی...... آپ کی مشہور تصنیف ہے۔ یہ گیارہ اجزاء پر مشتمل ہے۔ اس میں ۱۲۹۳ احادیث ہیں۔ اس مسند کا شمار بھی قدیم ترین مسانید میں ہوتا ہے۔ اور مؤرخین نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ مکہ معظمہ میں یہ مسند سب سے پہلے مرتب کی گئی۔ مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی نے ۱۹۶۳ء میں اس کو دو جلدوں میں شائع کیا۔ اس کے آخر میں امام حمیدی کا رسالہ اصول السنّۃ بھی شامل کر دیا گیا ہے۔ ۲۱۔

امام ابو بکر بن ابی شیبہؒ (م۲۳۵ھ)

امام ابو بکر بن ابی شیبہؒ جن کا نام عبداللہ بن محمد ہے ۱۵۹ھ میں شہر واسط میں پیدا ہوئے۔ ۲۲۔ اور ۷۶ سال کی عمر پا کر ۲۳۵ھ میں انتقال کیا۔ ۲۳۔ امام ابن شیبہ کے اساتذہ اور تلامذہ کی فہرست بہت طویل ہے۔ آپ کے تلامذہ میں ممتاز محدثین کرام کے نام ملتے ہیں۔

امام احمد بن حنبل (م۲۴۱ھ) امام ابو حاتم رازی (م۲۶۴ھ) امام ابو زرعہ (م۲۶۴ھ) امام بقیؒ بن مخلّد (م۲۷۶ھ) امام محمد بن اسمٰعیل بخاری (م۲۵۶ھ) امام مسلم بن حجاج (م۲۶۱ھ) امام ابن ماجہ قزوینی (م۲۷۳ھ) اور امام ابو عبدالرحمان احمد بن شعیب نسائی (م۳۰۳ھ) ۲۴۔

امام ابن ابی شیبہ کے حفظ و ضبط، وسعتِ مطالعہ، تبحرِ علمی اور فضل و کمال کا ارباب سیر

نے اعتراف کیا ہے۔ امام ابو عبید قاسم بن سلام (م ۲۲۴ھ) کا ایک قول حافظ ابن حجر عسقلانی (م ۸۵۲ھ) نے نقل کیا ہے کہ علم حدیث چار آدمیوں پر تمام ہو گیا۔

امام ابو بکر بن ابی شیبہ (م ۲۳۵ھ) حسنِ ادا، خوش شیفتگی اور حفظِ مذاکرہ میں
امام احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ) فقہ و معرفتِ حدیث میں
امام یحیٰی بن معین (م ۲۳۳ھ) جامعیت و کثرتِ روایت میں
امام علی بن مدینی (م ۲۳۴ھ) حدیث کے مخارج و علل میں
واقفیت رکھتے تھے۔ ۲۵۔

مصنف ابن ابی شیبہ آپ کی مشہور و معروف کتاب ہے۔ اس کی وجہ سے امام صاحب کو شہرت و مقبولیت حاصل ہوئی۔ اس کا شمار حدیث کی اہم کتابوں میں ہوتا ہے۔ اس کتاب کو امام صاحب نے محدثین کرام کے طریقہ کے مطابق سندوں کے ساتھ فقہی کتابوں کی طرح ابواب پر مرتب کیا ہے محدثین کرام نے اس کی افادیت کا اعتراف کیا ہے۔

حافظ ابن کثیر (م ۷۷۴ھ) لکھتے ہیں۔

"امام ابو بکر بن ابی شیبہ لاجواب کتاب اور عدیم المثال مصنف کے مرتب ہیں۔ ان سے پہلے اور بعد کسی زمانہ میں ایسی کتاب نہیں لکھی گئی" ۲۶۔

حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی نے اس کو طبقاتِ حدیث کے تیسرے طبقہ میں شمار کیا۔

حافظ ذہبی (م ۷۴۸ھ) لکھتے ہیں کہ امام ابن حزم اندلسی (م ۴۵۶ھ) مصنف ابن شیبہ کو موطا امام مالکؒ سے بالاتر سمجھتے تھے۔ ۲۸۔

۱۔ ذہبی شمس الدین، تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۹۳
۲۔ شاہ عبد العزیز محدث دہلوی، بستان المحدثین ص ۱۴
۳۔ ابن کثیر، ابو الفداء اسمٰعیل بن کثیر، البدایہ والنہایہ ج ۱۰ ص ۱۷۴
۴۔ ضیاء الدین اصلاحی، تذکرۃ المحدثین ج ۱ ص ۲۶
۵۔ ابن عبد البر جامع بیان العلم وفضلہ ص ۶۷
۶۔ شاہ ولی اللہ دہلوی، حجۃ اللہ البالغہ ج ۱ ص ۱۳۳
۷۔ سیوطی جلال الدین عبد الرحمان تزئین الممالک بمناقب امام مالک ص ۴۳
۸۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد ج ۹ ص ۲۴

۱۰۔ حاجی خلیفہ بن مصطفی 'کشف الظنون ج۲ص۱۴۳۱
۹۔ حافظ ابن حجر عسقلانی 'تہذیب التہذیب ج۴ص ۱۸۳
۱۱۔ حاجی خلیفہ بن مصطفی کشف الظنون ج۲ص۱۴۳۱
۱۲۔ شاہ ولی اللہ دہلوی 'حجۃ اللہ البالغہ ج۱ص۱۰۷
۱۳۔ ضیاء الدین اصلاحی 'تذکرۃ المحدثین ج۱ص۶
۱۴۔ ابن حجر 'تہذیب التہذیب ج۶ص۳۱۱
۱۵۔ ضیاء الدین اصلاحی 'تذکرۃ المحدثین ج۱ص۶۷
۱۶۔ ذہبی 'تذکرۃ الحفاظ ج۱ص۳۳۴
۱۷۔ شاہ ولی اللہ دہلوی 'حجۃ اللہ البالغہ ج۱ص۱۰۷
۱۸۔ ضیاء الدین اصلاحی 'تذکرۃ المحدثین ج۱ص۸۲
۱۹۔ ابن حجر عسقلانی 'فتح الباری ج۱ص۱۱
۲۰۔ تقی الدین عبدالوہاب بن سبکی 'طبقات الشافعیہ ج۱ص۲۶۳
۲۱۔ ضیاء الدین اصلاحی 'تذکرۃ المحدثین ج۱ص۸۳
۲۲۔ خطیب بغدادی 'تاریخ بغداد ج۱۱ص۶۶
۲۳۔ شاہ عبدالعزیز دہلوی 'بستان المحدثین ص۴۹
۲۴۔ خطیب بغدادی تاریخ بغداد ج۱۱ص۶۶ 'ابن حجر عسقلانی 'تہذیب التہذیب ج۶ ص۲ '۳۔
۲۵۔ ابن حجر 'تہذیب التہذیب ج۶ص۲ '۳۔
۲۶۔ ابن کثیر 'البدایہ والنہایہ ج۱۰ص۳۱۵۔
۲۷۔ شاہ ولی اللہ دہلوی 'حجۃ اللہ البالغہ ج۱ص۱۰۲۔
۲۸۔ ذہبی 'تذکرۃ الحفاظ ج۳ص۳۴۷۔

بقیہ ہدایت القرآن

سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آپ (اللہ) کی ان دونوں صفتوں کا بھی تقاضہ ہے کہ جب آپ نے ہماری اولاد کو قیادت و پیشوائی کے منصب پر سرفراز فرمایا ہے تو ان کی تعلیم و تربیت کا بھی انتظام فرمائیے تاکہ یہ منصب ان میں برقرار رہے۔ تعلیم و تربیت کی جو اعلیٰ شکل ہو سکتی ہے یہ اس کی درخواست ہے۔